اور کیسے بچایا جا سکتا ہے۔ مجھے میرے ذمہ دار امریکی دوست طعنہ دیتے ہیں کہ تم مرسی کو پسند کرتے ہو۔ میں جواب دیتا ہوں، ہاں میں ایک منتخب صدر کو پسند کرتا ہوں جس کے دامن پر کرپشن کا کوئی ادنیٰ سا داغ بھی نہیں۔ میں اخوانی نہیں ہوں بلکہ میں تو مسلمان بھی نہیں ہوں لیکن مجھے ان لوگوں سے نفرت ہے جن کے قول و فعل میں تضاد ہو۔ مجھے جنرل سیسی کے حامی اور معروف مصری صحافی حسنین ہیکل کا فون آیا کہ میں کس طرح اتنے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ صدر مرسی واپس آئیں گے؟ میں نے کہا کہ اخوان کو وزارت عظمیٰ تک کی پیش کش تو آپ لوگ اب بھی کر رہے ہیں، جسے وہ مسترد کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ پھر اس کے بعد کون سا عہدہ رہ جاتا ہے؟ میری نظر میں اس وقت مصر میں صدارت کا عہدہ خالی ہے اور ایک حقیقی منتخب صدر کی واپسی تک خالی رہے گا، خواہ فوج ہزاروں نہیں لاکھوں شہریوں کو بھی قتل کر ڈالے۔ میں اس سے پہلے بھی کئی اُمور کے بارے میں اپنی رائے دے چکا ہوں، جو الحمدللہ درست ثابت ہوئی۔ اب میں اسی ہال میں کہ جس میں صدر مرسی خود پڑھاتے رہے ہیں، کہہ رہا ہوں کہ مصری صدر محمد مرسی ایک لیڈر کی حیثیت سے واپس آئے گا اور مصر پہلے سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور ملک کی حیثیت سے اُبھرے گا۔ ۱۰ کروڑ آبادی کا ملک بچانے کے لیے، رابعہ میدان میں دی جانے والی اخوان کی قربانیاں، عوام کی طرف سے ادا کی جانے والی آزادی کی قیمت ہے۔ عوام کی یہ تحریک بہرصورت کامیاب ہوگی اور اگر میری یہ بات غلط ثابت ہوئی تو آپ مجھ سے میری اس بات کا حساب لے سکتے ہیں"۔

مصر کے بارے میں، امریکی دانش ور کا تازہ خطاب پڑھتے ہوئے جرأت مند اور انصاف پسند تحریک نہضت کا ترانہ پوری قوت سے کانوں میں گونج رہا ہے، کہ جسے سب کارکنان بآواز بلند پڑھتے ہیں تو ہوائیں اور فضائیں بھی دم سادھ کر ہمہ تن گوش ہو جاتی ہیں:

فِی حِمَاكَ رَبَّنَا　　فِیْ سَبِیْلِ دِیْنِنَا
لَا یَروعُنَا الْفَنَا　　فَتَوَلَّ نَصْرَنَا
وَاهْدِنَا اِلَی السَّنَنْ

تیری پناہ میں اے ہمارے پروردگار، تیرے دین کی خاطر نکلے ہیں۔ ہمیں فنا کا کوئی خوف نہیں، تو ہماری نصرت کا ذمہ لے لے۔ ہمیں راہ (فتوحات) دکھا۔

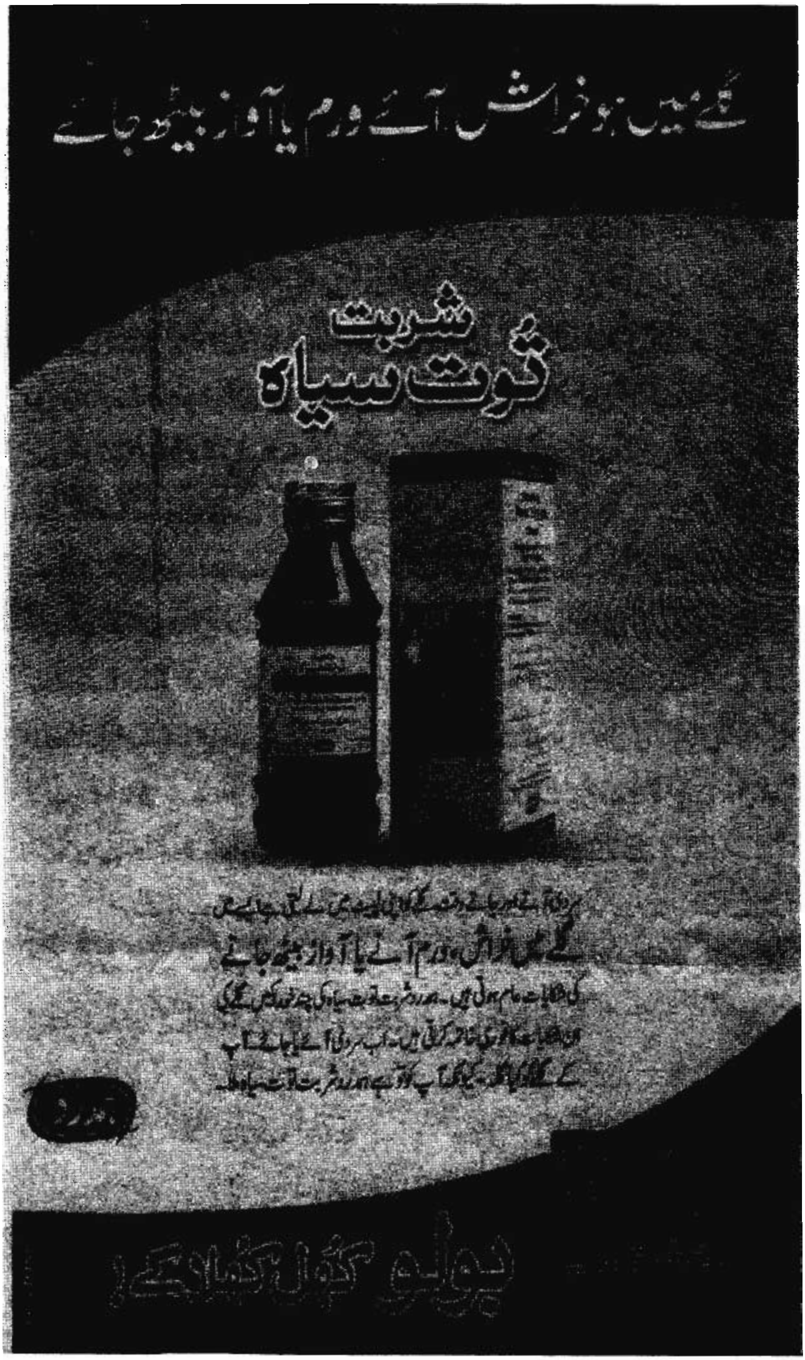
گلے میں ہو خراش آئے ورم یا آواز بیٹھ جائے
شربت
توت سیاہ
گلے میں خراش، ورم آئے یا آواز بیٹھ جائے

رسائل و مسائل

جایداد کی خرید و فروخت اور زکوٰۃ کے متفرق مسائل

سوال: آج کل پلاٹوں یا مکانات کا کاروبار یا خرید و فروخت مختلف مقاصد کے لیے عروج پر ہے۔ لوگ اپنی سرمایہ کاری کے لیے پلاٹ یا مکان تجارت کی غرض سے خریدتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب رقم کی ضرورت ہوگی یا بھاؤ بڑھے گا تو پلاٹ یا مکان فروخت کر دیں گے۔ اس طرح بروقت رقم مہیا ہو جائے گی۔

عام طور پر پلاٹ خریدنے کے کئی مقاصد ہو سکتے ہیں: ● سرمایہ کاری (استثمار) کے لیے پلاٹ یا مکان خریدنا، یہ عامل ۹۰ فی صد تک ہو سکتا ہے۔ ● اپنا مکان بنانے کے لیے پلاٹ خریدنا، اپنی صغیر اولاد کی تعلیم و شادی و دیگر تقریبات کے لیے پلاٹ خریدنا۔ ● عوامی رفاہی (چیریٹیبل) مقاصد کے لیے پلاٹ خریدنا، جیسے ہسپتال، سکول، مدرسہ، مسجد، مسافر خانہ، فراہمی آب، یتیم خانے یا معذور افراد کے لیے پلاٹ یا مکان خریدنا۔ ● کسی دینی یا سیاسی و سماجی جماعت کی معاونت کے لیے مکان یا پلاٹ خریدنا۔ ● ناجائز کاموں جیسے فلم انڈسٹری، شراب خانہ، جوا خانہ وغیرہ کے لیے پلاٹ یا مکان خریدنا۔ یہ خرید فروخت لاکھوں سے کروڑوں روپے تک ہوتی ہے۔ آپ سے استفسار ہے کہ:

۱- کیا زمین فروخت کرتے وقت اس زمین پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، یعنی کُل سرمایے پر یا منافع پر؟

۲- زکوٰۃ بروقت ادا کردہ رقم پر ہوگی یا موجودہ مارکیٹ ریٹ پر ہوگی؟

۳- رقم کی ادایگی کئی قسطوں اور سالوں تک چلتی رہتی ہے۔ اس صورت میں زکوٰۃ صرف ادا کردہ رقم پر ہوگی یا بیع میں طے شدہ رقم پر ہوگی؟

۴- لوگ ادائیگی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے مختلف حیلے کرتے ہیں، جیسے کسی کے پاس چاندی اور سونے کے زیور ہیں تو ان میں سے ایک چیز اپنے صغیر بیٹے کے نام پر کر دی اور دوسری اہلیہ کے نام پر رہنے دی۔ کیا اس شخص سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی؟

۵- کسی کے پاس غیر ملکی کرنسی ہے تو اس کی زکوٰۃ کیسے اور کس صورت میں ادا ہوگی؟

۶- بعض لوگ مکان خرید کر، پھر کرایے پر دیتے ہیں۔ کیا اس خرید کی ہوئی کُل پونجی پر یا کرایے کے لیے دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ ہوگی؟

۷- پلاٹ یا پراپرٹی خریدنے کے وقت جو رقم طے ہوتی ہے اسے عام طور پر قرض سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس مکان یا پلاٹ کی کُل رقم سے وہ قرض منہا کیا جائے گا یا جو رقم ادا کی گئی ہے صرف اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: مال دار کو اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا ہے اس میں زکوٰۃ کا مال بھی شامل ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ فقرا اور مساکین اور مستحقین زکوٰۃ کو براہِ راست دینے کے بجائے مال داروں کے ذریعے دیتا ہے۔ اس سے مال داروں کا امتحان مقصود ہے کہ وہ اللہ کا حق ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ حق داروں کو حق ادا کرنے والوں کو آخرت میں اجر عطا فرماتے ہیں اور دنیا میں فقرا و مساکین اور مستحقینِ زکوٰۃ کا محبوب بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنا محبوب بھی بناتے ہیں اور اہلِ ایمان اور خلقِ خدا کا بھی محبوب بنا دیتے ہیں، اور جو شخص مالِ زکوٰۃ ادا نہ کرے گا اور مستحقین کا حق ہڑپ کرے گا وہ دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل و خوار ہوگا۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک و صاف ہوتا ہے، زکوٰۃ دینے والے کے ایمان میں اضافہ اور برکت اور زندگی میں تزکیہ پیدا ہوتا ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کا مال ناپاک اور اس کے اندر بخل کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مال کی محبت میں اللہ اور اس کے رسولؐ اور دین کی محبت سے محروم ہو جاتا ہے اور پیسے گننے اور گن گن کر جمع کرنے میں مشغول رہتا ہے۔ پریشانی اور غم کی زندگی بسر کرتا ہے اور نیکیوں سے محروم رہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو قابلِ رشک قرار دیا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو، پھر اسے نیکی کے کاموں میں صرف کرنے پر لگا دیا ہو، اور دوسرا وہ جسے قرآن و سنت کا علم دیا ہو اور وہ اس پر عمل کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو (بخاری)۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا: سخی اللہ کے قریب